مطبوعات

عربی کا معلم حصہ اول و دوم، از مولوی عبدالستار خاں صاحب، صدر مدرس مدرسۃ الاسلام منارہ مسجد، بمبئی، حجم ۸، ۷۴ صفحات، قیمت عہ

لغت عرب کے قواعد کو مختصر اور سہل طریق پر بیان کرنے کی اب تک جتنی کوششیں کی گئی ہیں ان میں یہ کوشش کامیاب تر ہے۔ مدارس عربیہ میں صرف و نحو کی جو کتابیں متداول ہیں وہ ملکۂ لسان کے مبادی میں ایسا رسوخ پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہیں جو اکثر بے فائدہ ثابت ہوتا ہے۔ مہینوں گردانوں کے چکر میں سرگرداں رہنے اور زبان سے قطع نظر کرکے محض قواعد کی تحصیل میں مدتوں مشغول رہنے کے بعد بھی اکثر طالب العلم ادب سے بیگانہ ہی رہتے ہیں جملوں کی صرفی و نحوی تحلیل میں تو انھیں بڑی قدرت حاصل ہو جاتی ہے۔ مگر کلام عرب سے انھیں کوئی مناسبت پیدا نہیں ہوتی۔ اس طریقے کو متاخرین کی کتابوں نے رواج دیا اور صرف و نحو کے گوناگوں مسائل کا وہ انبار لگایا کہ وسیلہ بجائے خود مقصود بن گیا۔ مولوی عبدالستار خاں صاحب نے اس نقص کا عمدگی سے مداوا کیا ہے۔ انہوں نے طلاب کو رٹانے سے زیادہ سمجھانے کی کوشش کی ہے، زبان کو مقصود قرار دے کر مبتدی کی ذہنی رفتار کے متناسب دلنشین اسلوب میں میزان سے کافیہ تک کے تمام ضروری مسائل بڑی خوبی سے سمو دئیے ہیں، جس کی وجہ سے ایک ذہین مبتدی قلیل مدت میں بلا امداد معلم عربی زبان میں اچھی خاصی استعداد حاصل کر سکتا ہے۔

اس کتاب کا ایک خاص وصف یہ ہے کہ بکثرت امثلہ کلام اللہ سے اخذ کی گئی ہیں۔ جس سے نہ صرف اس طرز کی دوسری کتابیں بلکہ متاخرین کی بھی اکثر کتابیں یکسر معری ہیں۔

پروفیسر عبد القادر ایم اے کی اس رائے سے ہیں پورا اتفاق ہے کہ بہ نسبت دیگر مروجہ کتب کے یہ کتاب اگر عربی مدارس کے ابتدائی نصاب میں داخل کی جائے تو زیادہ مفید ہوگی' ان دونوں حصوں کے ساتھ ایک ایک کلید بھی صاحب کتاب نے مرتب کی ہے' یہ کلید صرف ان لوگوں کے لیے ہے جو بطور خود عربی زبان سیکھنی چاہتے ہوں۔ ان دونوں کلیدوں کی قیمت تین آنے اور پانچ آنے ہے (ا-خ)

عربی کا نیا قاعدہ حصۂ اول و دوم' از مولوی عبد الستار خاں صاحب' قیمت ۹ پائی اور ۶ پائی

فاضل مرتب نے یہ قاعدے حروف شناسی کی تسہیل کے لیے مرتب کئے ہیں اور عربی معلم کی طرح ان کے یہ دونوں قاعدے بھی تمام دوسرے قاعدوں سے بہتر ہیں جو آج کل بازاروں میں بکتے ہیں یہ دونوں قاعدے احاطۂ بمبئی کے محکمۂ تعلیم نے ابتدائی مدارس کے نصاب میں داخل کر لیے ہیں۔ ہم سفارش کرتے ہیں کہ ناظرین ترجمان القرآن ان قاعدوں سے اپنے بچوں کی تعلیم کی بسم اللہ کریں (ا-خ)

تقریر سیرت از مولنا احمد سعید صاحب ناظم جمعیت علماء ہند۔ ضخامت ۲۸ صفحات قیمت (عہ ملنے کا پتہ:- دینی بک ڈپو' کوچہ ناہر خاں۔ بیت السعید۔ دہلی۔

مولنا احمد سعید صاحب وعظ و بیان کے بادشاہ ہیں۔ دو برس ہوئے کہ سیرت نبوی پر انھوں نے میں ایک تقریر کی تھی جو بعد کو کتابی صورت میں شائع ہوی اور بہت مقبول ہوی۔ یہ اسی تقریر کی دوسری اشاعت ہے جسے مولنا کی نظر ثانی نے کچھ سے کچھ کر دیا ہے۔ تقریر کیا ہے' خوش بیانی کا ایک دریا ہے جس کی موجوں پر سیرت پاک' قصص انبیاء و صالحین' لطائف قرآن و حدیث' عقل و نقل اور سیاست ملی کے سفینے رواں ہیں۔ (ا-خ)۔

ہمارے نبی کے صحابہ تالیف مولوی اعجاز الحق صاحب قدوسی۔ ضخامت ۱۲۰ صفحات۔ قیمت ۸ر۔ ملنے کا پتہ: دفتر ترجمان القرآن (حیدرآباد دکن)۔

قدوسی صاحب نے یہ کتاب بچوں کے لیے تالیف کی ہے اخلاق و عبادات اور معاشرت

کے جلی عنوانات کے تحت صحابۂ کرام کی سیرت بیان کی ہے۔ زبان و بیان اور انتخاب احوال کا اسلوب بچوں کی فہم سے متناسب ہے۔ صحیح اسلامی تربیت کے لیے بچوں کو ایسی ہی کتابیں پڑھانی چاہئیں تاکہ شروع ہی سے ان کے دل و دماغ پر اسلامی سیرت کے نقوش مرتسم ہوں اور بزرگوں کے نقش و قدم پر چلنے کا جذبہ پیدا ہو۔ (ا-غ)

قومی زبان تالیف مولٰنا یعقوب الرحمن صاحب عثمانی لکچرار عثمانیہ کالج (ورنگل) قیمت ۸ر ملنے کا پتہ: دارالتالیف دیوبند۔

اس مختصر رسالہ میں فاضل مؤلف نے ثابت کیا ہے کہ ہندوستان کے لئے اردو زبان ہی ایک مشترک قومی زبان ہو سکتی ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے اردو زبان کی خصوصیات بڑی خوبی کے ساتھ بیان کی ہیں اور ان اعتراضات کو رد کیا ہے جو اردو پر کیے جاتے ہیں آج کل اردو کے خلاف جو منظم جدوجہد ہو رہی ہے اس کو دیکھتے ہوئے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس زبان کے حامی اس قسم کے مضامین کو زیادہ سے زیادہ شائع کریں۔ صرف اردو ہی نہیں بلکہ ہندی اور انگریزی اور دوسرے صوبوں کی زبانوں میں بھی ان کی اشاعت ہونی چاہیے۔ (ا-م)

اسلامی علمی زندگی کی درسی کتاب تالیف سید قاسم حسینی صاحب صفحات ۸۴ مجلد قیمت ۱۲ مکتبہ ابراہیمیہ حیدرآباد دکن

مؤلف کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو اس قانونِ حیات کی علمی واقفیت اور عملی اتباع کی طرف توجہ دلائیں جو قرآن مجید اور سنت محمدی میں پیش کیا گیا ہے۔ مقصد نہایت مبارک ہے۔ اور مؤلف کی تحریر سے ان کی دردمندی کا بھی پتہ چلتا ہے لیکن خصوصیت کے ساتھ آج کل اسلام کی نمایندگی کے لیے محض دردمندی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ پختہ کاری، وسعت نظر، اور حکیمانہ اسلوب بیان کی بھی ضرورت ہے۔ اس کتاب میں ان تینوں چیزوں کی کمی پائی جاتی ہے۔ زبان ناقص ہے املا تک درست نہیں جگہ جگہ غیر ضروری مباحث سے بیان میں الجھاؤ پیدا کر دیا گیا ہے۔ اور

علم دین میں بھی مؤلف کی واقفیت محدود معلوم ہوتی ہے۔ خیالات پاکیزہ اور مقاصد بہت عمدہ ہیں مگر لکھنے والوں کو قلم اٹھانے سے پہلے اپنی قوت کا صحیح اندازہ کرلینا چاہیے۔ (ا-م)

نور النور: تالیف جناب غوثی شاہ صاحب چنچلگوڑہ۔ حیدرآباد دکن ضخامت ۹۶ صفحات قیمت درج نہیں۔ جناب مؤلف سے طلب کی جاسکتی ہیں۔

اس کتاب میں فاضل مؤلف نے کتاب وسنت سے مسئلہ وحدۃ الوجود کی حقیقت سمجھانے کی کوشش فرمائی ہے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ یہ بحث کس قدر پیچیدہ اور نازک ہے معمولی عقل وفہم کے آدمی تو درکنار، بڑے بڑے ذکی اور صاحب نظر لوگ بھی اس راہ میں ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ اسی لیے اکابر صوفیہ نے عوام کے سامنے اس مسئلے کو پیش کرنے کی ممانعت فرمائی ہے، اور خواص کے سامنے بھی اس وقت تک بیان نہیں کیا ہے جبتک کہ وہ تزکیۂ نفس اور تربیت روحانی کے ساتھ معرفت حق کے ابتدائی مدارج سے نہ گذر جائیں۔ پس ہماری رائے میں یہ مناسب ہی نہ تھا کہ شاہ صاحب ممدوح اس کتاب کو شائع فرماتے۔ جہاں تک بیان کا تعلق ہے انہوں نے اپنی طرف سے توضیح کی کوشش میں دقیقہ نہیں اٹھا رکھا۔ مگر جو مقامات ہمیشہ سے مزال اقدام رہے ہیں وہ اس تبیین وتوضیح کے بعد بھی ویسے ہی ہیں۔ دراصل ان مسائل کا تعلق بیان کرنے والے کی قوت بیان سے زیادہ سمجھنے والے کی قوت فہم وادراک سے ہے، اور یہ چیز ہر کس وناکس کو میسر نہیں۔ (ا-م)

تاریخ دکن: تالیف جناب ہارون خانصاحب شیروانی استاذ تاریخ وسیاسیات جامعہ عثمانیہ ضخامت ۱۷۲ صفحات۔ قیمت مجلد عہ۔ غیر مجلد ۱۲ر

فاضل مؤلف نے یہ کتاب ابتدائی جماعتوں کے طلبہ کے لیے لکھی ہے۔ مگر عام ناظرین بھی اس کے ذریعہ سے تاریخ دکن کی ضروری معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ بیان نہایت صاف اور سلیس ہے واقعات مستند ہیں۔ تاریخ نگاری کا جدید اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ جس سے پڑھنے والوں کی نظر واقعات

کے باطن تک بھی پہنچ سکتی ہے، اور وہ تغیرات احوال میں تمدن و تہذیب کے ارتقار کو بھی دیکھ سکتے ہیں۔ مزید براں اس کتاب میں اُن نقائص کی اصلاح پر بھی کافی توجہ کی گئی ہے جو ہندوستان کی تاریخ نگاری میں غیر قومی نقطۂ نظر کے غالب ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہو گئے ہیں۔ (ا-م)۔

الزہرات | جناب عبدالرحمٰن کاشغری صاحب استاذ دارالعلوم ندوہ کے عربی کلام کا مجموعہ ہے شاعر ترکی الاصل ہے اور ہندوستان میں اس نے عربی کی تعلیم پائی ہے، مگر کلام میں عربیت کی شان پائی جاتی ہے، ہندوستان میں عربی ادب کے مذاق کو زندہ کرنے کے لیے جو کوششیں کی جارہی ہیں ان میں اہل ندوہ پیش پیش ہیں اور ان کی خدمات قدر کے قابل ہیں۔ امید ہے کہ عربیت کا ذوق رکھنے والے حضرات اس مجموعۂ کلام سے لطف اندوز ہوں گے قیمت ۸؍ ملنے کا پتہ مکتبۂ الضیاء لکھنؤ۔

اسباب زوال امت | امیر شکیب ارسلان کے ایک مضمون کا ترجمہ ہے جسے سیرت کمیٹی (پٹی) نے شائع کیا ہے۔ امیر موصوف دنیائے اسلام کے لیڈروں میں ایک نمایاں شخصیت رکھتے ہیں۔ مسلمانانِ عالم کے حالات پر انکی نظر بہت گہری اور وسیع ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کی موجودہ پستی کے اہم ترین اسباب کو بڑی خوبی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور نہایت عبرت انگیز واقعات سے مثالیں دیکر مسلمانوں کو سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ وہ کونسی اخلاقی اور ایمانی کمزوریاں ہیں جو ان کے زوال کی باعث ہوئیں اور اب تک ہو رہی ہیں مسلمانوں میں اس رسالہ کی عام اشاعت ہونی چاہیے قیمت فی نسخہ ۲ر آٹھ نسخوں کے لیے ایک روپیہ۔ سو نسخوں کے لیے دس روپیہ۔

جدید خطبات جمعہ | از جناب "خطیب رازی" شائع کردہ سیرت کمیٹی پٹی (ضلع لاہور)

یہ خطبے اردو زبان میں لکھے گئے ہیں۔ ہر خطبہ کی ابتدا عربی میں حمد و صلوٰۃ اور چند آیات قرآنی سے کی گئی ہے اور اس کے بعد نہایت عام فہم اردو میں مسلمانوں کے موجودہ حالات و

ضروریات کو پیش نظر رکھ کر مفید خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ سیرت کمیٹی کوشش کر رہی ہے کہ ہندوستان کی مساجد میں یہ خطبات رائج ہوں اور اس کے لیے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ جن مساجد کے ائمہ ان خطبات کو پڑھنا چاہیں وہ اپنے پتے کمیٹی میں درج کرا دیں وہاں سے ہر جمعہ کا خطبہ ان کو بھیج دیا جائے گا۔ اور سال کے ۵۲ خطبات کے لیے صرف ۸ روپیے پڑیں گے۔ بحالات موجودہ جبکہ ہماری قوم میں اصلی خطیب (یعنی برجستہ تقریر کرنے والے) موجود نہیں ہیں، اور لکھے ہوئے خطبے پڑھنا قریب قریب ناگزیر ہو گیا ہے، کم از کم یہی اصلاح بہت غنیمت ہو گی کہ رسمی خطبوں کے بجائے ان مفید خطبوں کو رائج کیا جائے، کیونکہ خطبۂ جمعہ سے جو کچھ مقصود ہے وہ کسی نہ کسی حد تک اس طریقہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

خطبہ جمعہ کی زبان کے بارے میں اہل فقہ کے درمیان بہت کچھ اختلافات پائے جاتے ہیں۔ ایک جماعت عربی خطبہ کے وجوب کی قائل ہے۔ دوسری جماعت غیر عربی خطبہ کو جائز قرار دیتی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی اس کی کراہیت کی بھی قائل ہے۔ تیسری جماعت جواز بلا کراہت کا حکم لگاتی ہے۔ یہاں تفصیلی بحث کا موقع نہیں انشاء اللہ کسی دوسرے موقعہ پر ہم اس مسئلہ کی تحقیق کریں گے۔ سر دست صرف اتنا اظہار کافی ہے کہ غیر عربی خطبہ کی کراہت کے لیے کوئی دلیل ہم کو کتاب و سنت میں نہیں ملی۔ زبان خطبہ کا مسئلہ تمام تر قیاسی اور استنباطی ہے اور جتنے دلائل عربی خطبہ کے لزوم پر قائم کیے جاتے ہیں، ان سے بہت زیادہ قوی دلائل اس امر کی تائید میں موجود ہیں کہ خطبہ کی زبان وہی ہو جس کو مخاطبین اچھی طرح سمجھ سکیں۔ (ا۔ م)۔

وضعدار قونٹن پین ۔ نیا اسٹاک آچکا ہے

سفیر نب ۲۰/ جو نمبر سنہ ۱۱۰ ص

خوبصورت، پائدار، قیمت واجبی۔ علاوہ اس کے سامان اسٹیشنری و کاغذ وغیرہ خط و کتابت سے طلب فرمائیے

فدا علی محمد علی تاجر کاغذ تھر کٹھی حیدر آباد دکن